قطعات

(جناب بسمل شاہ جہاں پوری)

غنچوں کا فریبِ حسن توبہ کانٹوں سے پناہ چاہتا ہوں
دھوکے وہ دئے ہیں دوستوں نے دشمن کی پناہ چاہتا ہوں

میں ظلم پہ آہ کر رہا ہوں کیا کوئی گناہ کر رہا ہوں
اے دورِ جنوں نہ بھول جانا تجھ کو بھی گواہ کر رہا ہوں

بجھنے کو ہے زندگی کا تارا او عہد شکن بس اب خدارا
ہمراہ رقیب ہی کے آجا لے مجھ کو یہ موت بھی گوارا

یوں حشمت و جاہ دیکھتا ہوں ہر کبر تباہ دیکھتا ہوں
گرتے ہوئے پائے مفلسی پر شاہوں کی کلاہ دیکھتا ہوں

غزل

(جناب صاحبزادہ محمد عبدالرحمٰن ذکی)

خدا کو ڈھونڈ رہا تھا مگر خدا نہ ملا جہان بھر میں کوئی مجھ کو آسرا نہ ملا
جبینِ شوق رہی عمر بھر رہینِ نیاز مگر تواترِ سجدہ میں بھی مزا نہ ملا
طریقِ عشق توسل طلب ہے دنیا میں خدا ملے گا کہاں جس کو مصطفےٰ نہ ملا
ہے ناتمام درِ یار کا وہ شوق جسے مقام جذبۂ مظلوم کربلا نہ ملا
میں خندہ ہائے مسرت کی جستجو میں رہا چمن میں کوئی مگر گل کھلا ہوا نہ ملا
جگر کی پیاس بجھی اور نہ دل کی آس مٹی میں ڈھونڈتا ہی رہا اُن کا کچھ پتا نہ ملا

دلیل ہے ترے شوقِ گریز پا کی ذکی
تلاشِ یار میں جب دردِ لادوا نہ ملا